اداریہ

آزادی وبہبود کیلئے تحفظ وحقوق خواتین ایکٹ

قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں قانون سازی کے حوالہ سے پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کی خواتین اراکین نے ۲۴ مارچ ۲۰۰۴ء کو خواتین کو تحفظ اور اختیار دینے کا بل ۲۰۰۴ء کی اجازت طلب کی ہے جسے اسپیکر قومی اسمبلی نے ۲۴ مارچ اور ۳۰ مارچ کے ایجنڈہ میں شامل کر کے اس پر مزید وضاحتیں اور اراکین اسمبلی کی طرف سے زور دار بحث شروع ہے۔ بیگم شیری رحمن نے اپنے اس تحریک کو ذیل عبارت میں پیش کر دیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے مطابق ممانعت کردہ جنس کی بنیاد پر امتیاز کو ختم کرنے کے لئے قانون وضع کرنے کا بل پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ بل پیش کرنے کے پہلے مرحلے پر حکومت کی طرف سے وزیر اعظم کی مشیر برائے ترقی خواتین نیلوفر بختیار نے قانونی سقم کے حوالہ سے ایک طرف تو مخالفت کر دی لیکن ساتھ میں ایوان کے فلور پر ان احساسات کا ذکر بھی کیا کہ میں خود بھی اس دور میں ترقی خواتین کے لئے اقدامات کرنے کی حامی ہوں۔ دراصل وہ اس کنفیوژن میں مبتلا تھیں کہ سترھویں آئین کے ترمیمی بل کے حوالہ سے حکومتی پارٹی کی جانب سے چوہدری شجاعت حسین نے متحدہ مجلس عمل کے مطالبہ پر ایوان کے فلور پر وعدہ کیا تھا کہ اگر کبھی ایسا موقع آیا کہ اسلام کے حوالہ سے آئین کے اندر موجود دفعات کو چھیڑا گیا تو حکومتی پارٹی اس امر کی پابند ہوگی کہ وہ ایسے بل اور ترمیم کو پاس نہیں ہونے دیں گے۔ اس وقت متحدہ مجلس عمل کے اراکین نے ڈیسک بجا کر چوہدری شجاعت حسین کے اس معاہدہ کا خیر مقدم کیا کہ وہ مذہب کے معاملے میں متحدہ مجلس عمل کے رائے کی احترام کرے گی۔ اب ایوان کی نظریں اس حساس بل پر ہے کہ بحث کے بعد اگر اس پر ووٹنگ کا مسئلہ پیش آیا تو حکومتی اراکین کی پوزیشن کیا ہوگی لیکن بہر حال متحدہ مجلس عمل اپنے وضع کردہ حکمت عملی سے مطمئن نظر آرہی ہے کہ یہ بل پاس نہ ہو سکے گا۔ اس ایکٹ میں بہت ساری باتیں شامل ہیں جس کے بعض حصوں سے اسلام پسند حلقوں کا اختلاف ہے ہم ذیل میں اس بل کے مندرجات پیش کرنا چاہتے ہیں جو کہ اسمبلی کے اراکین نے فراہم کر کے قومی اسمبلی میں پیش کیا۔ جسے قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کرتے ہیں۔

قومی اسمبلی میں پیش کرنے کیلئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق ممانعت کردہ جنس کی بناء پر امتیاز کو ختم کرنے کے لئے قانون وضع کرنے کا بل:۔

چونکہ پاکستان کی خواتین کو تحفظ اور اختیار دینا ضروری ہے تاکہ وہ پاکستان کی مساوی شہری ہونے کی حیثیت سے عزت و وقار کے ساتھ زندگی کے حق سے مستفید ہوں جو کہ پوری قوم کی آزادی اور بہبود کے لئے لازمی ہے۔ لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

1...... مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

(۱) یہ ایکٹ خواتین کے تحفظ اور اختیار کے ایکٹ 2004ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

2...... ہمہ گیر خواندگی:

(۱) بذریعہ ہذا قانون وضع کیا جاتا ہے کہ دس سال سے کم عمر تمام بچوں کے لئے پرائمری تعلیم فوری طور پر لازمی ہوگی۔

(۲) ہر والد یا سرپرست کا فرض ہوگا کہ وہ ایکٹ ہذا کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر ہر بچے کو سکول داخل کروائے۔

(۳) ہر ضلعی حکومت ضلع میں رہائش پذیر دس سال سے کم عمر کے ہر بچے کو مفت پرائمری تعلیم دینے کی پابند ہوگی۔

(۴) ہر یونین کونسل کی حدود میں رہائش پذیر دس سال سے کم عمر کے بچوں کا رجسٹر رکھے گی۔

(۵) ایکٹ ہذا کے نفاذ سے ایک ماہ کا عرصہ ختم ہونے پر چیئرمین یونین کونسل ضلعی حکومت کے پاس مردم شماری ریکارڈ کے مطابق دس سال سے کم عمر بچوں کے نام و پتے، سکول کا نام جس میں بچے زیر تعلیم ہیں اور دس سال سے کم عمر ان بچوں کے نام اور پتے جو سکول نہیں جا رہے ان پر مبنی ایک گوشوارہ جمع کروائے گا۔

(۶) ضلعی حکومت گوشوارے کی وصولی کے ایک ہفتے کے اندر والدین یا سرپرست کو نوٹس دے گی کہ وہ بچے کو نوٹس میں صراحت کردہ سکول میں داخل کروائے جو بچے کی رہائش گاہ سے دو میل کے فاصلے سے زیادہ نہ ہوگا۔

(۷) کوئی والد یا سرپرست جو دفعہ ہذا کی تصریحات پر عمل کرنے سے قاصر رہے گا وہ امتناعی سزا کا مستوجب ہوگا جب تک کہ بچے کو سکول داخل نہ کروائے۔

(۸) یونین کونسل کا ناظم جو گوشوارہ جمع کروانے سے قاصر رہے اور ضلعی ناظم جو دفعہ ہذا کی خلاف ورزی کرے وہ بلدیاتی انتخاب میں آئندہ الیکشن کے لئے نااہل قرار پائیں گے۔

3...... مثبت کارروائی:

(۱) وفاقی اور صوبائی حکومتیں زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کی مساوی شرکت کو یقینی بنائے گی۔

(۲) ریاست اس مقصد کے حصول کی غرض سے تمام انتظامی اور آئینی ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک مثبت منصوبہ متعارف کرائے گی۔

4...... مساوی تنخواہ:

(۱) جنس کی بنیاد پر تنخواہ میں امتیاز کی ممانعت ہوگی۔

۲) ہر ایک ملازم چاہے سرکاری یا نجی شعبہ میں ہو، آئی ایل او کنونشن ۱۰۰ کا پابند ہوگا جس میں مساوی کام کیلئے مساوی تنخواہ کا ذکر کیا گیا ہے

(۳) کسی نجی ملازم کا چیف ایگزیکٹو یا کسی سرکاری ادارہ یا حکومت کے محکمے کا سربراہ آئی ایل، او کنونشن ۱۰۰ کی خلاف ورزی کی صورت میں ایک لاکھ روپے جرمانے اور ایک سال قید بامشقت کا مستوجب ہوگا۔

5 ...... گھریلو تشدد اور عزت کے نام پر قتل کی ممانعت:

(۱) گھریلو تشدد بشمول عزت کے نام پر قتل یا جسم کو ضرر پہنچانا ایسے ہی قابل سزا ہوگا جیسے مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت ذاتی زخم لگانا یا لائق تعزیر قتل قابل سزا ہے۔

(۲) جو کوئی بھی کسی عورت کا شوہر یا شوہر کا رشتہ دار ہوتے ہوئے عورت پر تشدد کرتا ہے یا ظلم کرتا ہے ذہنی ہو یا جسمانی، سزائے قید کا مستوجب ہوگا قید جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور ۵۰,۰۰۰ روپے جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۳) عدالت عالیہ کا ہر ایک بینچ ایکٹ ہذا کے تحت جرائم پر مقدمہ چلانے کے لیے ایک جج مقرر کرے گا۔

(۴) اس طرح سے تقرر یافتہ ہائی کورٹ کے واحد جج کو جوڈیشنل مجسٹریٹ یا عدالت سیشن کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

6 ...... احتمال:۔

(۱) چولہا پھٹنے کے تمام کیسوں میں عورت کا شوہر یا اس کی عدم موجودگی میں گھرانے کا مکین بزرگ ترین مرد ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا اور مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کے تحت شدید ضرر یا قتل عمد مستلزم سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۲) نابالغ کی ماں کو فطری سرپرست فرض کیا جائے گا جب تک کہ نابالغ کی بہبود، سرپرست اور وارڈز کورٹ کی طرف سے قلمبند کردہ وجوہات کی بناء پر، کسی دوسری صورت کی متقاضی نہ ہو۔

7 ...... انتخاب میں آزادی:

(۱) ہر عورت کو اپنی ذاتی پسند کے فرد سے شادی کرنے کا حق ہوگا۔

(۲) نکاح خواں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ دلہن کو اور وکیل کو نکاح نامہ کی دفعات کی وضاحت کرے، اور دلہن کو طلاق کے حق اور مہر کی رقم جو خاوند کی دولت کے مطابق ہو، کے ضمن میں وضاحت کرے۔

(۳) کسی عورت کی شادی میں ناجائز دباؤ، سختی یا جبر کا استعمال ایک ایسا جرم ہوگا جس کیلئے ایک سال کی قید اور جرمانہ کی سزا ہوگی۔

8 ...... جیلوں میں حلقہ خواتین۔:

(۱) ۲۰۰۲ء کے اختتام تک ہر ایک جیل میں ویمن پولیس کے زیر انتظام ایک علیحدہ اور خود مختار احاطہ قائم کیا جائے گا۔

(۲) ہر ایک جیل ویمن وارڈ کے لئے ایک اضافی انسپکٹر جنرل کا تقرر کرے گا جس کے انسپکٹر جنرل برائے جیل خانہ جات جیسے اختیارات اور فرائض ہوں گے۔

(۳) جملہ خواتین قیدیوں کے نابالغ بچوں کی رہائش وتعلیم کیلئے انتظامات کئے جائیں گے۔

9 ...... خواتین کی شرکت:

(ا) اسلامی نظریاتی کونسل، منصوبہ بندی کمیشن، پی آئی اے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور خود مختار اداروں اور اعلیٰ تعلیمی کمیشن میں کم از کم ایک تہائی نشستیں خواتین کے لیے مخصوص ہوں گی۔

10 ...... حقوق جائیداد اور وراثت:

(ا) بیوگان اور یتیموں کی وراثت کے معاملات کا چھ ماہ کے اندر اندر فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲) کسی خاتون کی جانب سے کی جانے والی جائیداد کی منتقلی کو جائز خیال نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اندراج ایکٹ یا مجموعہ مالیہ اراضی کے تحت منتقل کنندہ حکم مجاز کے سامنے خود پیش نہ ہو۔

(۳) کسی خاتون کو منتقل کی جانے والی جملہ جائیداد کا اس کے نام اندراج کیا جائیگا اور اس کو اصول بیع نامی سے مشروط نہیں کیا جائیگا۔

11 ...... لہذا بذریعہ ہذا حدود آرڈی نینس کو منسوخ کیا جاتا ہے۔

بیان اغراض ووجوہ

ا۔ بانی پاکستان محمد علی جناح کی طرف سے خواتین کو دیئے گئے حقوق پر عمل درآمد کو یقینی بنانا۔

۲۔ پاکستان کی خواتین کو تحفظ اور اختیار دینا تاکہ وہ پاکستان کے مساوی شہری ہونے کی حیثیت سے عزت ووقار کے ساتھ زندگی کے حق سے مستفید ہوں۔

۳۔ پاکستان میں خواتین کی آزادی اور ان کے مقام ومرتبے کو بلند کرنے کا اہتمام کرنا۔

بل ہذا کا مقصد مذکورہ بالا مقاصد کا حصول ہے

یہ بل درجہ ذیل خواتین اراکین نے پیش کیا جن کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین سے ہے۔

ا۔ بیگم شیری رحمان	۲۔ بیگم رضیہ خانم سومرو	۳۔ ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو
۴۔ بیگم ناہید خان	۵۔ بیگم نفیسہ منور راجہ	۶۔ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا
۷۔ بیگم شمشاد ستار بچانی	۸۔ محترمہ رخسانہ بنگش	۹۔ محترمہ فوزیہ حبیب

درج بالا تفصیلات اسلامیان پاکستان کے لئے پیش کر دیئے ہیں اور وہ اس سلسلہ میں اپنی رائے کا اظہار رکھنے کی حق محفوظ رکھتے ہیں۔ مذہبی اداروں اور جماعتوں کو اس اہم معاملہ پر سامنے آنے اور صحیح دلائل دینے کی ضرورت ہے اس بل پر ابھی تک پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین

کے ارکان قومی اسمبلی کے علاوہ حکومتی پارٹیوں مسلم لیگ ''ن''، متحدہ مجلس عمل اور ایم کیوایم کے ارکان اظہار خیال کر چکے ہیں۔ بل کی حمایت میں اب تک پیپلز پارٹی، ایم کیوایم دلائل دے چکے ہیں۔ مسلم لیگ ''ق''، کے اکثر اراکین کے بھی یہی خیالات ہیں جب کہ بعض اراکین حالات کی نزاکت کا احساس رکھتے ہوئے بظاہر حمایت سے گریز کرتے آرہے ہیں متحدہ مجلس عمل اور مسلم لیگ ''ن'' کے ارکان اسمبلی اس بل کے خلاف اسمبلی میں بحث کر چکے ہیں اور جرأت مندانہ لہجہ سے مدلل انداز میں اس بل کو مسترد کر رہے ہیں۔ بہرحال مزید بحث جاری ہے۔ یہاں قارئین کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے حصہ نہم اور آرٹیکل 227 کے شق نمبر 1 کے تحت اسلام کے منافی ایسے کوئی قوانین وضع نہیں کئے جاسکتے اس آرٹیکل کے الفاظ یہ ہیں۔ ''تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام کا حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو'' اس آرٹیکل کے لحاظ سے متحدہ مجلس عمل اپنے دلائل کی دستوری جنگ کو جیتنے میں پرُامید ہے اس طرح آئین کے آرٹیکل نمبر 230 کے شق الف میں اسلامی نظریاتی کونسل کے کارہائے منصبی میں یہ دستوری عبارت درج ہے کہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے۔ اس طرح شق (ج) کی عبارت یہ ہے کہ ایسی نافذ العمل قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنائے جائے گا نیز ان مراحل جن سے گزر کر محولہ تدابیر کا نفاذ عمل میں لانا چاہئے سفارش کرنا اور شق نمبر (د) کی عبارت ہے کہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں کی رہنمائی کیلئے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل میں تدوین کرنا جنہیں قانونی طور پر نافذ کیا جاسکے۔ جب کہ آئین کا ارٹیکل نمبر 31 کہتا ہے کہ پاکستان کو مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کیلئے اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں گے جن کی مدد سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں، بہرحال ایوان کے اندر کثیر تعداد میں علماء کی موجودگی اور موجود دفعات کی وجہ سے بہت ہی کم توقع ہے کہ خلاف شرع بل پاس ہوسکے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں اہل علم ودین کو چاہئے کہ ان مسائل پر توجہ رکھیں اور مدلل انداز میں اسلام کی دفاع کے لئے میدان میں نکل آئیں متحدہ مجلس عمل کے اراکین کی ایک کثیر تعداد میں ایوان کے اندر موجودگی مسلمانان پاکستان کیلئے ایک غنیمت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ دین کا جذبہ رکھنے والے ممبران کو ایوان کے اندر اسلام کی بقاء وتحفظ اور نفاذ کی جدوجہد اور استقامت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ قوم کو بھی چاہئے کہ وہ ان پر اعتماد جاری رکھیں۔

رئیس التحریر

سید نصیب علی شاہ الہاشمی ایم این اے